حضرت مخدوم سید دین محمد شاہ ملقب شیخ

حامد گنج بخش ثالث

۱۶۹۶ء میں یہ آفتاب جہاں تاب طائع ہوا ان کے پر توزہد و توکل نے جہان کو منور کر دیا ان کے اوصاف حمیدہ نے لوگوں کو والہ و شیدا بنا دیا تھا ۲۹ سال کی عمر میں جلوہ آرا مسند ہوئے مریدین کا ہر وقت جمگٹا رہتا تھا نواب شجاع خان والئ ملتان آپ کا مخلص معتقد تھا جاگیرات میں چند دیہات پیش کئے اور اپنی دختر نیک اختر بھی اس خاندان کے ایک معزز فرد کے نکاح میں دی ہندو اور مسلمان دونوں آپ کو بااقتدار بزرگ مانتے تھے حضرت ممدوح کے دو صاحبزادے تھے کمال الدین جمال الدین کمال الدین چونکہ بڑے تھے ایک دن سیر کرتے ہوئے دل میں خیال آیا کہ مخدومیت و سجادگی کی ایک دن میری طرف بازگشت ہو گئی اتفاقاً ایک مجذوب فقیر جو آپ کے قریب سے گزر رہا تھا اس پر آپ کا یہ خیال منکشف ہوا وہ مستانہ وار یہ کہتا ہوا بھاگا کہ اندر جمال باہر جمال کبھی نہ دیکھا کمال ہر کمالے رازوال اس واقعہ کے چند دن بعد حضرت کمال الدین کا انتقال ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد حضرت ممدوح کا بھی ۱۷۷۹ء میں انتقال ہو گیا پس ماندگان و مریدین کو جو غم و الم ہوا اس کا اندازہ علیم و خبیر ہی جانتا ہے حضرت سید جمال الدین شاہ ہی اس وقت آپ کی یادگار تھے اور سجادہ ہوئے

www.musapakshaheed.com